کیا مدینہ سے جدہ جانے والے کے لیے احرام لازم ہو گا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:NRL-0495 تاریخ:08-04-2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر میں مدینہ میں ہوں اور میری واپسی کی فلائٹ جدہ سے کر دی جائے، تو کیا مجھے احرام باندھنا ہو گا؟ میری فلائٹ اصل میں مدینہ سے تھی، لیکن فلائٹ میں تبدیلی کی وجہ سے اب جدہ سے کر دی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مذکورہ صورت میں آپ پر مدینہ منورہ سے جدہ جاتے ہوئے احرام باندھنا ضروری نہیں اور آپ بغیر احرام کے بھی مدینہ منورہ سے جدہ اپنی فلائٹ کے لیے جاسکتے ہیں۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو مکہ یا حدود حرم میں آنے کا ارادہ رکھتا ہو، اس پر خطۂ حرم کی تعظیم کے لیے میقات سے احرام کی حالت میں آنا واجب ہے، اور جس کا صرف حِل میں آنے کا ارادہ ہو اس کے لیے احرام میں آنا ضروری نہیں۔ جدہ چونکہ حرم میں داخل نہیں، بلکہ حِل میں واقع ہے، اس لیے جدہ جانے والے کے لیے احرام ضروری نہیں۔

حِل کے کسی مقام جیسے جدہ کا قصد کرنے والے کے لیے میقات سے احرام میں آنا ضروری نہیں، چنانچہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:"لو قصد موضعا من الحل کخلیص وجدۃ حل لہ مجاوزتہ بلا إحرام"ترجمہ: اگر حل کے کسی مقام جیسے خلیص یا جدہ جانے کا ارادہ ہو، تو میقات سے بغیر

احرام کے گزرنا، جائز ہے۔

(الدر المختار شرح تنویر الأبصار، فصل في الاحرام، صفحه 158، دار الکتب العلمیه، بیروت)

المحیط البرہانی، فتاوی تاتارخانیہ، عالمگیری اور شرح مختصر الکرخی میں ہے: ”ومن جاوز الميقات لا يريد مكة، وإنما يريد بستان بني عامر أو غيره لحاجة، فلا شيء عليه۔۔۔ وذلك لأن حرمة الميقات إنما تثبت في حق من أراد دخول مكة، فإذا قصد غيرها، لم تثبت حرمة الإحرام في حقه، فلم يلزمه شيء “ترجمہ: اور جو میقات سے گزرتے ہوئے مکہ جانے کا ارادہ نہ رکھتا ہو، بلکہ کسی حاجت کی وجہ سے بستانِ بنی عامر یا کسی اور جگہ کا ارادہ رکھتا ہو، تو اس پر احرام لازم نہیں۔ اور ایسا اس لیے ہے کہ میقات کی حرمت اس شخص کے لیے ثابت ہوتی ہے جو مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہو، اگر مکہ کے علاوہ کہیں اور جانا چاہتا ہو، تو اس کے حق میں احرام کی حرمت ثابت نہ ہو گی اور احرام لازم نہ ہو گا۔

(شرح مختصر الکرخي، جلد02، صفحه 573، دار أسفار، الکويت)

بستانِ بنی عامر، حرم سے خارج اور حِل میں واقع ہے، تحفۃ الفقہاء میں ہے: ”فأما إذا قصدوا بالمجاوزة السكنى في بستان بني عامر الذي هو داخل المواقيت خارج الحرم فإنه يباح لهم المجاوزة من غير إحرام“ ترجمہ: اگر میقات سے گزرتے وقت، آفاقیوں کا قصد بستان بنی عامر میں رکنے کا ہو جو حرم سے خارج اور حِل میں داخل ہے، تو ان کے لیے بغیر احرام کے گزرنا، جائز ہے۔

(تحفة الفقهاء، جلد01، صفحه 394، دار الکتب العلمیه، بیروت)

لباب المناسک، فتاوی شامی، المبسوط للسرخسی میں ہے: ”ولأن وجوب الإحرام على من يريد الحج والعمرة عند دخول مكة لإظهار شرف تلك البقعة، وفي هذا المعنى من يريد النسك ومن لا يريد النسك سواء فليس لأحد ممن يريد دخول مكة أن يجاوز الميقات إلا محرما“ ترجمہ: مکہ میں داخل ہوتے وقت احرام اس شخص پر واجب ہے جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو، اور احرام کا لازم ہونا اس خطہ کی عظمت کے اظہار کے لیے ہے، اور اس تعظیم میں جو حج و عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو دونوں

برابر ہیں، پس جو بھی مکہ جانے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لیے بغیر احرام جانے کی اجازت نہیں۔
(المبسوط للسرخسي، جلد04، صفحه167، مطبعة السعاده، مصر)

مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں: ”مکہ معظمہ جانے کا ارادہ نہ ہو بلکہ میقات کے اندر کسی اور جگہ مثلا جدہ جانا چاہتا ہے، تو اسے احرام کی ضرورت نہیں، پھر وہاں سے اگر مکہ جانا چاہے تو بغیر احرام جاسکتا ہے۔“
(بہار شریعت، جلد1، صفحہ1068، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــه

محمد ساجد عطاری

19شوال المکرم1447ھ/08اپریل2026

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے